رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

نمبر ۲

ایڈریس بابت تبدیلی پتہ وغیرہ اطلاع

Muller Kutchery

ال

CIRCLE MAIL DELY. MAR 24 6 PM 2 MAY

بدر قادیان

ایڈیٹر:- سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۷

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ۲۴ فروری ۳۴ء کو بعد ظہر لاہور فیروز پور تھوڑے دنوں کیلئے لبواری موٹر تشریف لے گئے۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت تمام واپس لائے۔ آمین۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے صاحبزادے مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ کا لاہور میں اپریشن ہوگا۔ احباب عزیز موصوف کی صحت و سلامتی کیلئے دعا فرماویں۔

(۳) فاروق کا پرچہ جیسا کہ میں کئی گذشتہ اشاعت میں اعلان کر چکا ہوں۔ جنوری ۳۴ء روال سے فی الحال پندرہ روزہ اس لئے شائع ہوتا ہے۔ کہ کمی خریداران کے باعث ابھی گنجائش نہیں ہے۔ کہ ہفتہ وار نکالا جائے احباب کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمت اور استقلال سے اگر خریدار پیدا کریں۔ تو امید ہے۔ کہ ماہ مارچ سے باقاعدہ ہفتہ وار شائع ہونے لگے۔ ابھی صرف چار سو خریدار ہیں۔ ایک ہزار خریدار مطلوب ہیں۔ انہیں جس وقت دو سو مزید خریدار ہو گئے۔ تو چھ سو کی تعداد پر انشاء اللہ ہفتہ وار نکلا کرے گا۔ اب آپ کی کوشش پر منحصر ہے۔ کہ جس قدر جلد آپ خریدار دینگے۔ اسی قدر جلد بڑی تقطیع پر ہفتہ وار شائع ہو جائیگا۔

(۴) اعلان نکاح۔ منشی محمد سعید اللہ صاحب ولد چوہدری مہر دین صاحب محرر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح کنیز فاطمہ بنت جناب بابو شکر الٰہی صاحب ساکن نبی پور ضلع گورداسپور سے ڈھائی سو روپیہ مہر پر مکرمی مرزا عبدالحق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل امیر جماعت گورداسپور نے ۲۳ فروری ۳۴ء بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد گورداسپور میں پڑھا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ ناظرین فاروق بھی دعا فرمائیں۔ کہ دونو خاندانوں اور دونوں میاں بیوی کے لئے یہ رحمت و فضل کا موجب ہو۔ آمین۔

(۵) یوم التبلیغ ۴ مارچ کو ہے۔ اس دن ہر ایک احمدی کے لئے سوائے معذور و مجبور کے لازمی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اس روز غیر مسلموں کو دعوت حق دے اور انہیں تبلیغ اسلام کرے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ نہایت ملاطفت اور خلوص قلب سے ہر غیر مسلم بھائی کو حق کی طرف بلاوے۔ اگر کوئی غیر مسلم بھائیوں سے سختی دیکھے۔ تو عفو و درگذر سے کام لے کر صبر کرے۔ اور حق کے پہنچانے میں ہر ایک قابل برداشت تکلیف کو برداشت کرے۔ خصوصاً آریہ صاحبان کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلام سے دشمنی رکھنے میں دنیا بھر میں شہرت یافتہ ہیں پوری ہمدردی کرے۔ کیونکہ وہ بد پرہیز بیمار کی طرح قابل رحم ہیں۔ جن کو اپنی مرض کا احساس نہیں۔ جو ان کو تپ دق کی طرح اندر اندر ہی گھلا رہی ہے۔ اور ہلاکت کے دروازہ تک پہنچا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلکر اس خدمت کو انجام دلائے۔ آمین۔

وعدہ ایفاء کرد

گذشتہ پرچے میں ان احباب کو جنہوں نے فاروق کی توسیع اشاعت کے وعدے کئے تھے یاد دہانی کرائی تھی کہ وہ وعدے جلدی پورے کر دیں۔ ان میں سے مکرمی چوہدری عبداللہ خانصاحب بی اے نے اپنے وعدہ کا ۱/۴ حصہ پورا کر دیا ہے۔ باقی تین حصے بھی جلد پورے کرینگے مگر دیگر احباب نے توجہ نہیں کی ان کو یاد دلایا جاتا ہے (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مصلح موعود کے متعلق تصریح

۱۴ فروری ۱۹۳۴ء جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مالیر کوٹلہ سے واپسی پر لاہور تشریف لائے۔ تو خاکسار نے بعد نماز فجر مندرجہ ذیل سوالات عرض کئے۔ اس کے بعد میں نے احتیاطاً اس تمام گفتگو کو قلمبند کر کے بغرض ملاحظہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے مطالعہ کے بعد فرمایا "درست ہے"۔ وہ گفتگو حسب ذیل ہے:۔

خادم:۔ سبز اشتہار دیکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ کہ:۔

"دوسرا طریق ازالہ رحمت کا ارسال مرسلین ومنبیین وائمہ و اولیاء وخلفا ہے۔ تاکہ ان کی اقتدار وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔۔۔۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا الشبیہ بھیجے گا۔۔۔۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء (صفحہ ۱۶ و ۱۷) اس میں لفظ تکمیل سے کیا مراد ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے کم از کم کوئی ایک مقام اس کو ضرور ملیگا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ سارے مقامات اسے حاصل ہوں۔

خادم۔ حضور کی جو ڈائری "الفضل" میں شائع ہوئی تھی (جو مولوی فخر الدین صاحب پلیڈر کے سوال کے جواب میں تھی) اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا حضور نے اپنے "مصلح موعود" سے انکار فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ وہ ڈائری دراصل غلط چھپی تھی۔ اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی۔ سبز اشتہار میں جو "مصلح موعود" کی پیشگوئی ہے۔ اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ میرے ہی متعلق ہے۔ البتہ "الوصیت" حاشیہ صفحہ ۱ میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ کسی مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق میں نے شبہ کا اظہار کیا تھا۔

خادم:۔ سبز اشتہار میں جو پیشگوئی ہے۔ کیا وہی "مصلح موعود" کے متعلق ہے۔ یعنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی اصل پیشگوئی اور سبز اشتہار والی پیشگوئی کے مصداق میں کوئی فرق تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ سبز اشتہار اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئیاں دراصل ایک ہی شخص (مصلح موعود) کے متعلق ہیں۔

خادم:۔ حضور کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے میں کوئی شبہ تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ نہیں۔

خادم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام آتھم میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولادت کی پیشگوئی فرماتے ہوئے ان کو "تین کو چار" کرنے والا قرار دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دراصل پیشگوئی کے ظہور میں آنے سے قبل اس کی پوری طرح وضاحت نہیں ہوتی جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ:۔ "قبل از وقت ذہول رہتا ہے۔ اور ذہن منتقل نہیں ہوا کرتا"۔ (تقریر بر وفات صاحبزادہ مبارک احمد الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

نوٹ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ملفوظات میں جو حوالجات یا نمبر صفحہ دیا گیا ہے وہ خاکسار کی طرف سے ہے۔

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ الوصیت حاشیہ صفحہ ۶ کی عبارت بھی نقل کر دی جائے۔ جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے۔ کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے"۔ (الفضل)

(خاکسار ملک عبدالرحمن خادم بی۔ اے۔ گجراتی)

مکرر اجراء فاروق

مکرمی میر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ جان کر کہ آپ نے مکرر فاروق کو جاری کرنے کا ارادہ کر لیا۔ مجھے از حد خوشی ہوئی۔ خدا کرے۔ کہ آپ کی آرزو بھی پوری ہو۔ جو پروگرام آپ نے شائع کیا ہے۔ وہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر فاروق کا سائز بڑھانا بہت مبارک بات ہے۔ چند اشعار جو میں نے آج فاروق کے دوبارہ جاری ہونے کے متعلق کہے ہیں بھیج رہا ہوں۔ ازراہ نوازش آئندہ پرچہ میں شائع فرما دیں۔

نسیم مژدہ ز طرف دیار محبوبم — وزید و محو نمود از دلِ حزینم غم
جریدۂ کہ زند برق بر سرِ اعدا — دگر بلند بمیدان نمایدش پرچم
فراقِ پیرِ مغاں کردہ بود رنجورم — زہے نصیب دہد باز خمرِ دوشینم
تجلّیِ خور تابان ندیمِ سیمایش — چکد ز روئے جلالش بجام پروینم

رخشِ نمود ہلالِ جریدۂ فاروق
نمائی کمالِ جریدۂ فاروق

شبنم سرحدی بی۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۴ء

ایک ریٹائرڈ ڈاکٹر کی ٹر

حضرت امیر ایدہ اللہ آف پیغام بلڈنگ کے ڈاکٹر خسر صاحب سے ناظرین کرام بخوبی واقف ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء ہونے کے لحاظ سے سابقہ تمام اولوالعزم انبیاء کے مظہر بروز اور ظل ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماننے والے اور نہ ماننے والے بھی سابقین کے بروز عطا فرما کر آپ کی مماثلت تامہ کا حقیقی اور یقینی ثبوت دیا ہے۔ مثلاً آپ کو نوح کہا گیا۔ تو آپ کو کشتی بھی دی گئی۔ اور اس کی حفاظت کا وعدہ بھی دیا گیا۔ اور وہ وعدہ پورا بھی کر کے دکھایا گیا۔ پھر آپ کو مسیح کہا گیا۔ تو آپ کے ماننے والے حواری اور انصار اور منکرین ثمیل یہود دیئے گئے۔ آپ کو محمدؐ کہا گیا۔ تو آپ کو جہاں جماعت الصفہ اور غالب رہنے والے متبعین دیئے گئے۔ وہاں ثمیل ابوجہل۔ ابولہب اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی بھی دیئے گئے۔ اسی طرح آپ کو موسیٰ کہا گیا۔ تو آپ کے مقابلہ میں ایک فرعون بھی پیدا کر دیا اور اس کو لاہور جیسے دارالمعاندین شہر میں طاعون کے طوفان میں غرق کر کے عصائے موسیٰ کا معجزہ ظاہر فرمایا۔ پھر جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ایک بہت بڑا الہام وولایت اور قطبیت اور غوثیت کا مدعی یعنی بلعم باعور تھا۔ جس کے متعلق قرآن کریم بھی فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعناہ بہا مگر اس کو بھی غرور منی نے اخلدہ الی الارض کا مورد ٹھیرایا۔ غرضیکہ جہاں تک بھی باریک بینی اور جہان بینی سے کام لیا جاوے۔ حضرت صاحب کے مخالف و موافق پہلو میں سابقہ کل اولوالعزم انبیاء کی شان اور جلال نمایاں طور پر نظر آئیگی۔

بلکہ پہلے انبیاء کی مثالوں میں تو بوجہ انسداد زمانہ کے ایک آدھ مثال باقی ملتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہمیں صدہا ابوجہل صدہا مسیلمہ کذاب اور صدہا فرعون اور صدہا بلعم باعور ملتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہ اپنے کام اور نام اور دام کی وجہ سے کم و بیش مرتبہ کے ہیں۔ چنانچہ بلعم باعوروں کی تلچھٹ ایک مذکورہ بالا ڈاکٹر خسر صاحب بھی ہیں۔ جو خیر سے ریٹائر ہو کر آج کل پیغام بلڈنگ میں بزرگی و فضیلت کی گدی پر تشریف رکھتے ہیں۔ اخبار پیغام صلح ایک طرف ان کے دس کی خوشخبری دیتا ہے۔ تو دوسری طرف اہل پیغام کی بے ذوقی اور عدم توجہی کا رونا روتا ہے۔ کہ اتنے بڑے بزرگ نامائے اہل پیغام اپنی فصیح و بلیغ زبان لکنت ترجمان سے خفائق و دقائق کے جواہرات بکھیر رہے ہیں۔ مگر وائے افسوس برحال اہل پیغام کہ اس مفت کی شراب کو نہیں پیتے۔

چنانچہ اس بے ذوقی اور بے قدری سے ریٹائرڈ صاحب تنگ آکر اپنے مکان کی ایک تنگ و تار کوٹھری میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک سیاہ رنگ کا قلم ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں۔ اور دل کی دوات میں اپنے چہرہ منور کی روشنائی ڈال کر اپنی آنکھوں کی پتلیوں کو نچوڑ لیتے ہیں۔ پس ایسی کالی بمب سیاہی سے کالے دل اور کالے ہاتھ کے ساتھ جو کچھ اناپ شناپ آتا ہے اہل قادیان کے خلاف زہر چکانی شروع کر دیتے ہیں۔ ان (اوور ایج) زائد العمر پنشنر صاحب کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ اس اناپ شناپ میں اپنے پیر پر کلہاڑی ماری جا رہی ہے یا چول خدا خواہد کہ پردہ کس درد کا مصداق بن رہا ہوں۔

جیسا کہ ڈاکٹر خسر صاحب کی تازہ رشحات قلم۔ اور افکار کے نتیجہ میں پیغام صلح مورخہ ۳ر فروری ۱۹۳۴ء میں ایک شذرہ "تنظیمی بیعت" کی سرخی کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ حسب معمول اپنی خاندانی اور جدی خصلت کے تقاضے کے ماتحت آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر استہزار کرتے ہوئے سیاہ نویسی فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"سال ڈیڑھ سال ہوا۔ جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی صدارت میں اپنے پورے جوبن پر تھی۔ اور لاہور کے مشہور ریٹیارنٹ لوونگ میں اس کے جلسوں کے انعقاد کے لئے جناب خلیفہ صاحب کو چاروں پیٹری کا بڑے تکلف سے اہتمام کرنا پڑتا تھا"

اسی طرح طولانی اپنے جد امجد کی آنت جتنی تمہید لکھنے کے بعد بعض کشمیریوں کے احمدی ہو جانے پر جل بھن کر لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آخر جماعت احمدیہ کس قسم کی تنظیم پر مبنی ہے۔ کیا یہ کوئی پولٹیکل جماعت ہے۔ جو ہندوستانیوں کو ان کے حقوق سیاسی دلانے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اس لئے ہر ایک قسم کے عقیدہ رکھنے والے لوگ اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟ کیا اصلاح معاشرت کے لئے یہ کوئی سوسائٹی مثل ٹمپرنس سوسائٹی وغیرہ کے ہے اس لئے عقیدہ کی کوئی قید نہیں۔ یا یہ کوئی کلب ہے جس میں ٹینس اور تاش اور برج کھیلنے کے لئے تفریحاً جمع ہوتے ہیں۔ ..... اگر ان باتوں سے کوئی بھی نہیں۔ بلکہ احمدی جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور اس کی تنظیم ایک مذہبی تنظیم ہے۔ تو عقائد کو مذہب سے الگ کر کے مذہب کیسے باقی رہے گا۔ اور اس کی تنظیم کیا معنی رکھتی ہے۔ خلیفہ صاحب قادیان بساط سیاست کے ماہر فن ہیں۔ انہوں نے اجازت دے رکھی ہے۔ کہ اختلاف عقائد رکھکر بیعت کر لو۔" الخ

اس کو پنشنر نامہ نگار صاحب آگے چلکر ناقابل فہم گورکھ دھندا قرار دینے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"پیر کے عقیدہ کی رو سے مرید کافر اور مرید کے عقیدہ کی رو سے پیر کافر۔ یہ ایسا گورکھ دھندا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسے کوئی عقلمند حل نہیں کر سکتا۔

ناظرین! خدا معلوم کہ پیغامی نامہ نویس صاحب کیا پی کر یہ شذرہ حوالہ قلم کرنے بیٹھے ہیں۔ میں تو یہ کبھی باور کرنے کے لئے طیار نہیں۔ کہ ان سیاہ نویس بزرگ کو معلوم نہیں۔ کہ قادیان میں بیعت کن لفظوں میں کی جاتی ہے۔ پس جس شخص نے ان الفاظ بیعت کو دہرا دیا۔ وہ اگر منافق نہیں۔ تو پھر پکا اور سچا احمدی ہو گیا۔ پیر اور مرید میں اختلاف کیسا؟ اور ایک دوسرے کو کافر سمجھنا چہ معنی دارد؟

البتہ ایک تنظیمی بیعت مجھے اسی وقت وہ یاد آگئی ہے۔ جس کی خواہش اور تمنا میں آج سے قریباً دو سال پیشتر قبلہ محمد علی صاحب ایڈیٹر نے بیرون ہو چی دروازہ خلیفہ شجاع الدین صاحب کے زیر صدارت جلسے رچانے شروع کئے تھے۔ جس میں غالباً گول میز کانفرنس کے متعلق خلل دماغ کے کئی ایک نتائج پبلک کے روبرو پیش کر کے استدعا کی گئی تھی۔ کہ لوگ میرے ساتھ ہو جائیں۔ تو میں یہ چھٹی فلاں فلاں ریزولیوشنوں پر مشتمل وزیر ہند اور فلاں افسر کی خدمت میں بھیجدوں مگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو یقین کامل کے ساتھ میں اس وقت کی ندامت اور شرمندگی اور ذلت کو اب بھی محسوس کر رہا ہوں۔ جو مجھ عاجز پر ہر طرف سے صدائے برنخاست کی وجہ سے قبلہ ایدہ اللہ کی خاطر طاری ہوئی تھی۔ خدا شاہد ہے۔ کہ باوجود عقائد کی اختلافات اور امیر پیغام کی مغضوبانہ نوازشات کے اس وقت میرے جیسے رقیق القلب انسان کا دل رقت سے بھر گیا۔ اور دن دہاڑے بجلی کے انڈوں کی روشنی کے بیچوں بیچ اس قدر خفت دیکھی نہ جاتی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ سیمج لکڑی کی تھی۔ ورنہ اگر زمین ہوتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ قبلہ ایدہ اللہ اپنے بوٹوں کی ایڑیوں سے زمین کھود کر وہیں چھپ جاتے۔ آخر اس حسرت اور افسوس کے ساتھ جلسہ نہایت کامیابی سے خدا خدا کر کے ختم ہوا۔ اور خیر سے بدھو جی گھر آئے۔ اور امیر پیغام کے سیاسی لیکچر کا وہی پہلا اور آخری جلد تھا اس کے بعد ان تنظیمی مبایعین کے نہ محضر نامہ کا کچھ پتہ چلا۔ اور نہ ہی حضرت امیر کو دوبارہ تنظیمی بیعت کا ڈھونگ رچانے کی جرأت ہوئی۔ اور پھر جھٹ اپنی پرانی کمین گاہ یعنی انگریزی تفسیر کی تمہید و تمجید میں پناہ لینا مناسب اور غنیمت سمجھ لیا گیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب! اگر سمجھ لیا۔ تنظیمی بیعت اس کو کہتے ہیں۔ آپ سے کسی نے غالباً غول بنانے کی خاطر قادیان کی بیعت کو تنظیمی بیعت کہدیا ہوگا۔ ورنہ آپ تو چشم بد دور ضرورت سے زیادہ دانا ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ قادیان کی بیعت کوئی چپ گپ یا منتر جنتر کی بیعت نہیں ہوتی۔ بلکہ خاص الفاظ مقررہ ہیں جو اخباروں اور رسالوں اور کتابوں میں کئی مرتبہ چھپ چکے ہیں۔ پس آپ ان الفاظ بیعت بجائے کالی کوٹھڑی میں بیٹھنے کے صحن میں آکر اور اجالے میں بیٹھ کر اور دل کی دونوں کھڑکی کھول کر غور کریں۔ اور پھر بتائیں۔ کہ آیا ان الفاظ میں کہیں بھی آپ کی فرمودہ اور موہومہ اور مفروضہ تنظیمی بیعت کا مفہوم معناً یا لفظاً اشارۃً یا کنایۃً دراۃً یا صراحتاً نکلتا ہے۔ یا وہ جناب کی (گستاخی معاف) ایجاد گندہ ہے۔ بس اس تنظیمی بیعت والی ریگی چٹان کے دھڑم سے نیچے آپڑنے کے بعد آپ کے بقیہ تمام پراگندہ خیالات اور عمارات باطلہ خود بخود ہی ھباءً منثورا ہو گئیں۔

پیر و مرشد میں اختلاف عقائد کی بھی آپ نے ایک کہی۔ میرے مکرم حافظہ جیسی نعمت سے محروم بزرگ! آپ کو غالباً ضرور علم ہوگا۔ کہ حضرت میاں صاحب جماعت احمدیہ کے خلیفہ وقت ہیں۔ اور غیر مامور ہیں۔ آپ اور آپ کے حالی موالی اگلے اور پچھلے اہل پیغام کا یہ عقیدہ اور عمل ہے۔ کہ غیر مامور تو بجائے خود رہا۔ مامور مجدد وقت حکم ربانی مسیح موعود مہدی مسعود امام الزمان سے بھی عقائد میں اختلاف رکھکر پھر مرید کامل صحیح و سالم قائم و دائم رہتا ہے۔ اگر یقین نہ آئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ پر مسیح بن باپ کی ولادت پر دس عقائد نادانی عبارت کی تلاوت فرمالیں۔ پھر اس کے مقابل اپنے مضامین ولادت مسیح والے اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی اردو تفسیر میں ولادت مسیح بن باپ کے عقیدہ رکھنے والے کو نادان قرار دینے والے خلف الرشید مرید کی ارادت بھری عبارت پر غور فرمائیں۔ اور پھر حبشی والے آئینہ میں اپنے آپ سے چار آنکھیں ہو کر باواز بلند کہیں۔ کہ جھوٹے کا منہ کالا۔

(مخزالدین ملتانی)

امرتسری کی ذریت میں سے
ایک چھوٹے میاں کی یہودیانہ تحریف
بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

قرآن کریم میں لکھا ہے۔ کہ جس دن شیطان رجیم نے اللہ تعالیٰ سے بہت لمبی عمر یعنی قیامت تک مہلت مانگی۔ تو حق تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ کہ ایک وقت مقررہ تک تم کو مہلت دی جاتی ہے۔ مہلت لے کر پھر اس نے اپنا پروگرام سنا دیا۔ کہ لاذنین لھم فی الارض و لاغوینھم اجمعین۔ کہ میں اپنے مطلب کے موافق لوگوں کو طرح طرح سے گمراہ کرتا رہوں گا۔ مگر یہ شیطانی پروگرام سن کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن الا من اتبعک من الغوین۔ کہ تیرا پروگرام میرے پیارے بندوں پر نہیں چل سکتا مگر ہاں تیرے کہنے لگنے والے ازلی ابدی گمراہ ہی ہونگے۔

سو اس فرمودہ قرآنی کے ماتحت ہمارے آدم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعثت کے دور میں مہلت یافتہ مخالف حق یعنی امرتسری بڑے میاں بھی متذکرۃ الصدر پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ اور خدا کی شان کہ اس کو بھی لوہار۔ معمار۔ نجار ماہنجار وغیرہ جیسے من الغوین نامہ نگار مل ہی جاتے ہیں۔ جو اپنے تئیں امرتسری بڑے میاں کے دقیانوسی رنگ میں فوراً ہی رنگین کر کے خطوات الامرتسری پر چلنے لگتے ہیں۔ چنانچہ میں پچھلے زلزلہ والے مضمون میں امرتسری بڑے میاں کی کتر بیونت اور تحریف کا اور ذلیل ترین نمونہ پیش کر چکا ہوں۔ کہ زلزلہ کے متعلق ایک حوالہ قریباً تمام نقل کر دیا۔ مگر جس جملہ میں اس کو اپنے اعتراض کا جواب نظر آ رہا تھا۔ اس جملہ کو عمداً بہ نیت مجرمانہ نقل کرنے سے گریز کر دیا۔

ایسا ہی امرتسری کا ایک نو زائیدہ روحانی سپوت کوئی عبدالکریم ڈگشائی اپنے بڑے میاں کی طرح ہیجو ماڈنگرے نیست کی ڈینگیں مارتا ہوا ۹ر فروری کے اہلحدیث چیتھڑے میں حضرت آدم زمان مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ضرورت الامام کے صفحہ ۱۴ کی طرف منسوب کر کے ایک حوالہ توڑ موڑ کر یوں پیش کرتا ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں۔ کہ :-

"امام الزمان میں ہوں۔ نیز یہ کہ امام الزمان . . . غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے" اب احباب ذیل کے اصلی حوالہ کے مطالعہ کے بعد ذرا اس یہودی سپوت کی تحریف و تبدیلی کی یہودیانہ چال پر غور کریں۔ اور پھر بتائیں۔ کہ کیا یہودی ہال حضرت مسیح ناصری کے وقت کے یہودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہودیوں نے بھی کبھی اس قسم کی تحریف و تبدیل کی جرأت کی تھی ؟

لیجئے ذرا وہ اصل حوالہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔ اسی محولہ بالا صفحہ ۱۴ ضرورت الامام پر دراصل یوں درج ہے۔ کہ :-

"امام الزمان میں ہوں۔ نیز یہ کہ امام الزمان غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے" اب احباب ذیل کے اصلی حوالہ کے مطالعہ کے بعد ذرا اس یہودی سپوت کی تحریف و تبدیلی کی یہودیانہ چال پر غور کریں۔ اور پھر بتائیں۔ کہ کیا یہودی ہال حضرت مسیح ناصری کے وقت کے یہودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہودیوں نے بھی کبھی اس قسم کی تحریف و تبدیل کی جرأت کی تھی ؟

"امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے۔ اور یہ قوت و انکشاف اس لئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے۔ کہ تا ان کے پاک الہامات الہام شیطانی سے مشتبہ نہ ہوں۔ اور تا دوسروں پر حجت پکڑ سکیں" ضرورت الامام صفحہ ۱۲ مطبوعہ در ۱۸۹۸ء

دیکھئے ناظرین! کہاں تو یہ کہ امام الزمان غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور کہاں یہ کہ پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میں امرتسری مہلت یافتہ کو مولوی فاضل کی ڈگری اور خصوصاً تفسیر نویسی میں یحرفون الکلم عن مواضعہ کی تشریح و تفسیر کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گریبان شدہ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائے کہ تمہارے اس چھوٹے میاں نے تمہاری طرح سارقانہ تحریف سے کام لے کر شنبر بستنبر اُدالی پیشگوئی کی عملی تصدیق کر کے تیرہ سو سال اور انیس سو سال پیشتر کی مغضوب و ملعون یاد کو پھر سے تازہ کیا ہے یا نہ۔ کیا اسی برتے پر تم لاف زنی کیا کرتے ہو۔ کہ ہم مرزا صاحب کی کتب کو بہ نسبت مرزائیوں کے زیادہ جانتے ہیں۔ اگر یہ ہمہ دانی ہے۔ تو پھر معلوم شد . . . .

اس سارقانہ تحریف کے ڈیفنس میں اب تمہارا یہ عذر لنگ پیش کر دینا کہ سہو کاتب ہے۔ یا اس نادان طفل کی مغالطہ خوری ہے۔ عذر نامعقول منظور ہوگا۔ کیونکہ آخر یہ مضمون تمہارے اخبار میں تمہاری قید حیات میں اور تمہاری امرتسر میں موجودگی میں شائع ہوا ہے۔ تم حضرت مرزا صاحب کی کتابوں کے چشم بد دور حافظ ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ یہ سارقانہ کذب بیانی اور مغالطہ دہی تمہارے علم اور مشاہدہ کے بغیر اخبار میں درج ہو گئی ہو۔ مزید برآں تمہارا اپنا وطیرہ بھی ہمیشہ سے یہی رہا ہے۔ کہ لا تقربوا الصلوٰۃ پیش کر کے من الغوین کو سکر میں کر لینا تمہارے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پھر تمہارا مذہب اور دین ہی یہ ہے۔ کہ انسان چوری کر کے زنا کر کے جھوٹ بول کر متقی کا متقی رہتا ہے۔ اگر یاد نہ رہا ہو تو یاد کر لو۔ اپنا بیان بمقدمہ کرم دین۔

پس اس صورت میں ہمیں اس بازی اطفال پر افسوس اور رنج بھی نہیں کیونکہ ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

جیسے روح ویسے فرشتے یا جیسے گرو ویسے چیلے۔ امرتسری گورو گھنٹال کے چیلے ہی وہ کیا ہوئے جو اس کے قدم بہ قدم نہ چلے۔ لہٰذا اہلحدیث ۹ر فروری ۳۴ء کے لایعنی مضمون کا جواب جس کی سرخی ہے "کلام ربانی اور مرزا قادیانی" صحیح اور اصل حوالہ کے درج کرنے سے ہی ہو گیا ہے۔ اب بھی صحیح حوالہ پر کوئی اعتراض پڑ سکتا ہے۔ تو پھر ذرا ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سملاس پڑھو۔ جس میں امرتسری مہلت یافتہ جیسے ودوان فاضل نے بسم اللہ پر بھی اعتراض کرتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ :-

"یہ کہنا تھا کہ خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع خراب باتوں کا نہیں۔ یہ الفاظ (گول مول) مہمل ہیں۔ کیا چوری۔ زناکاری۔ دروغ گوئی ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے" ستیارتھ ص ۵۶۲

اب امرتسری مہلت یافتہ صاحب دیں جواب اس لال بجھکڑی اعتراض کا۔ چونکہ اس لال بجھکڑی محقق نے دنیا پر یہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ میں نے قرآن پر بسم اللہ سے لے کر والناس تک اعتراض کر کے اس ازلی پروگرام کو نبھا دیا ہے۔ آگے خواہ وہ بودم بے دال بجھکڑ خود بھی اس اعتراض کو نہ سمجھ سکا ہو۔ بالکل یہی کیفیت امرتسری فاضل اور اس کے لال بجھکڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامہ نگاروں کی ہے۔ بھلا حضرت مرزا صاحب علیہ الف الف سلام کی مقدس تحریر پر کوئی اعتراض وارد ہو سکتا تھا۔ کہ امام الزمان کی الہامی پیشینگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں" پھر آگے اس کی مزید تشریح بھی فرما دی۔ تاکہ بلید اور کج فہم اور غبی معترضوں کے متعلق دلوں میں بھی ذہن نشین ہو جائے کہ:

"یہ قوت و انکشاف اس لئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے۔ کہ تا ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں"

اگر ثنائی ڈکشنائی نامہ نگار پر امرتسر اور ڈکشنائی کے فاصلہ کا تھوڑا بہت بھی اثر ہوتا۔ تو مخلی بالطبع ہو کر اس عبارت کے سیاق و سباق کو ہی پڑھ کر اپنے ظلمت کدہ دل کو منور کر لیتا۔ حضرت مرزا صاحب اس میں کہاں لکھ رہے ہیں۔ کہ امام الزمان غیب کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں" وہ تو بار بار تکرار شدید الہامی پیشینگوئیوں اور خدا کے الہام کی قوت و انکشاف کا ذکر فرما رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ برحق۔ آمنا و صدقنا۔ اس کا کون انکاری ہے۔ انسان عالم الغیب نہیں۔ بالکل مسلم۔ کسی کو بھی انکار نہیں۔ مگر وہی عالم الغیب ہستی قرآن میں فرما رہی ہے جیسا کہ اس بلید نامہ نگار نے اپنے مضمون میں بھی نقل کیا ہے۔ کہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔

پس تمہارے اپنے استدلال پیش کردہ کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غیب پر بزور مطلع کرتا ہے پس وہ غیب سرچشمہ غیب سے ایسا ہوتا ہے۔ جو نجومیوں رمالوں کے مشابہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایسا صاف مصفے اور قوت و شوکت اور انکشاف سے معمور ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ہوتی۔ وہ مامورین اور رسولوں کی صداقت کی دلیل ہوتا ہے۔

(فخر الدین ملتانی)

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

جھوٹ نمبر ۱۳:۔ مرزا صاحب "مریم صدیقہ کا اپنے منسوب (جس سے ناطہ یا نسبت ہو) یوسف کے ساتھ پھر نا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے" (ایام الصلح ص ۶۶)

ابو عبیدہ:۔ دیکھئے حضرات یہاں کس زور سے منسوب اور ناطہ ہونے کا اقرار ہے۔ پھر خود ہی ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل ص ۱۵۷ پر لکھتے ہیں "یہ جو انجیلوں میں لکھا ہے کہ گویا مریم صدیقہ کا معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں دستور ہے۔ یوسف نجار سے ناطہ ہوا تھا۔ یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے"

بتلایئے صاحبان۔ اب بھی تم مرزا صاحب کا دامن چھوڑ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق نہ جوڑو گے۔ خدا توفیق دے۔

اظہر:۔ اس بیان میں بھی آپ نے اپنی اسی یہودیانہ صفت کا خوب مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا قرآن شریف میں یحرفون الکلم عن مواضعہ کے الفاظ میں ذکر ہے۔ میں یہاں ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل ص ۱۵۷ نہیں۔ بلکہ ص ۱۴۹-۱۵۰ سے (کیونکہ آپ نے صفحہ کا حوالہ غلط دیا ہے) پیش کردہ عبارت کو مع سیاق سباق نقل کرتا ہوں۔ جس سے دیکھنے والوں پر اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔ کہ آپ نے یہودیت کا کیسا بھدا نمونہ دکھایا۔ وہو ہذا:

"حال میں مجھے ایک فاضل یہودی کی کتاب ملی ہے جس نے صحیح طور پر اس عقدہ کو حل کر دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ مریم جب ہیکل کی خدمت کے لائق ہوئی۔ تو کچھ مدت تو نیک نامی کے ساتھ خدمت میں مشغول رہی۔ لیکن بالغ ہونے کے ساتھ ہی کسی نامعلوم طریق سے اس کو حمل ہو گیا۔ اور اس پر شبہات پیدا ہوئے۔ اور یہودیوں نے ایک رومی سپاہی پر یہ الزام لگایا۔ بہرحال جب وہ حاملہ پائی گئی۔ تو ہیکل کے منتظم بزرگوں کو یہ امر بہت شاق گذرا۔ اور انہوں نے اس حمل کے بعد مریم کو ہیکل کی خدمت پر رکھنا نامناسب تصور کیا۔ اس لئے انہوں نے کوشش کر کے ایک بوڑھا آدمی بنی اسرائیل میں سے تلاش کیا۔ جس کا نام یوسف تھا۔ اور اس کو مجبور کیا۔ کہ مریم کو اپنے نکاح میں لاوے۔ وہ شخص بوڑھا بھی تھا۔ اور وجہ معاش بھی بہت قلیل تھی۔ یعنی بڑھئی تھا۔ اور اس کے گھر میں اس کی جورو بھی زندہ موجود تھی۔ ان مشکلات کے سبب سے مریم کے جورو بنانے سے اس نے انکار کیا۔ اور بزرگوں کی خدمت میں بادب عرض کی۔ کہ میں بوڑھا ہوں۔ اور میرے گھر میں ایک بیوی موجود ہے۔ اور بچے بھی ہیں۔ اس لئے مجھے اس نکاح سے معاف رکھا جائے۔ مگر بزرگوں نے بہت اصرار کر کے بسرعت تمام مریم کا اس سے نکاح کرا دیا۔ اور مریم کو ہیکل سے رخصت کر دیا۔ تاکہ خدا کے مقدس گھر پر نکتہ چینیاں نہ ہوں۔ پھر کچھ تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام یسوع رکھا گیا۔ آج تک یہود اس بات کو نہیں مانتے۔ کہ وہ لڑکا معجزہ کے طور پر پیدا ہوا تھا۔

غرض اس یہودی فاضل کا یہ بیان ہے۔ جو ہم نے لکھا۔ اور اس بیان سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ کیوں ضرورت نکاح کی پڑی تھی۔ اور اس کے مقابل پر جو انجیلوں میں یہ بیان ہے۔ کہ گویا مریم صدیقہ کا معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں دستور ہے۔ یوسف سے ناطہ ہوا تھا۔ یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔ بلکہ سچ بات یہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہیکل کے منتظم بزرگوں نے ایک باکرہ عورت کے حمل کو دیکھکر اور دشمنوں کے اعتراض سے ڈر کر اور خاندان کی فضیحت سے اندیشہ کر کے پردہ پوشی کے لئے یہ تدبیر سوچی تھی۔ اور ہر چند وہ جانتے تھے۔ کہ ایسا نکاح تورات کے برخلاف ہے۔ کیونکہ وہ عہد جو مریم کے نذر کہ رکھنے میں خدا سے کیا تھا۔ وہ اس میں ٹوٹتا تھا۔ تاہم ننگ و ناموس کی مصلحت نے اور شماتتِ اعداء کے خوف نے ان کو اس کام کے لئے سخت مجبور کر دیا تھا۔"

یہ وہ عبارت ہے۔ جس میں سے لاتقربوا الصلوٰۃ کہنے والوں کی طرح آپ نے ایک فقرہ اپنی گندہ فطرت کے اظہار کے لئے لے لیا۔ اور یہودیوں کی طرح اس میں تحریف کر کے مکر و فریب کے ساتھ لوگوں کو بہکانا چاہا۔ کیا کوئی صحیح الدماغ انسان اس عبارت سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مریم صدیقہ کا یوسف کے ساتھ ناطہ ہونے سے انکار ہے۔ اور آپ اس ناطہ ہونے کو بالکل دروغ اور بناوٹ کہہ رہے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ساری عبارت تو اس ناطہ کے ہونے کی صورت اور وجوہات کی تشریح ہے۔ اور واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ناطہ اس طرح سے قائم ہوا تھا۔ ہاں اناجیل میں چونکہ اس ناطہ کی صورت یہ نہیں بیان کی گئی۔ اس لئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ "اس کے مقابلہ جو انجیلوں میں یہ بیان ہے۔ کہ گویا مریم صدیقہ کا معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں دستور ہے۔ یوسف سے ناطہ ہوا تھا۔ یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔ بلکہ سچ بات یہی ہے۔ کہ ہیکل کے منتظم بزرگوں نے ایک باکرہ عورت کے حمل کو دیکھکر اور دشمن کے اعتراض سے ڈر کر اور خاندان کی فضیحت سے اندیشہ کر کے پردہ پوشی کے لئے یہ تدبیر سوچی تھی۔"

اب اناجیل میں جو صورتِ نکاح بیان ہوئی ہے اس کو بھی میں یہاں نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ دونو صورتوں کا فرق آپ کے سامنے آجائے۔ دیکھو لوقا ۱ باب ۲۶ تا ۳۸

"چھٹے مہینہ جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی۔ اور اس کنواری کا نام مریم تھا۔"

لوقا کی انجیل کے ان ہر دو مذکورہ درسوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان کردہ فقرہ ہو بہو چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں نہ تو مریم کے ہیکل کی خدمت پر مقرر کئے جانے کا ذکر ہے اور نہ ہی اس دوران میں مریم کے حاملہ ہونے کا ذکر ہے۔ اور نہ ہی منتظمانِ ہیکل کے مریم کا نکاح کرنے کا ذکر ہے۔ اور نہ ہی اس تکرار کا ذکر ہے۔ جو نکاح کے بارے میں بزرگ منتظمانِ ہیکل اور یوسف کے درمیان ہوئی۔ بلکہ معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں دستور ہے۔ مریم صدیقہ کا ناطہ یوسف سے ہو گیا۔ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فرشتہ یوسف کے منگنی ہو چکنے کے بعد مریم کے پاس آیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ واقعہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔ کیونکہ جب کہ وہ ہیکل کی خدمت کے واسطے آزاد کی جا چکی تھی (جیسا کہ قرآن شریف میں بھی مذکور ہے۔ واذ قالت امرأت عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی ۳ پ ۱۲) اور جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے اس کو آزاد کر کے تیری نذر کیا۔ تو اس کو مجھ سے قبول فرما۔ اور ادھر مریم کے پیدا ہونے پر خدا نے فرمایا۔ فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا وكفلها زكريا ۳ پ ۱۲ پس اس کے رب نے اس کو اچھی طرح قبولیت کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور اچھی پرورش کے ساتھ اس کو بڑھایا۔ اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا۔

ایسی صورت میں اس کا نکاح جائز نہ تھا۔ مگر مجبوریوں کے ماتحت منتظمان ہیکل نے کر دیا۔ ان واقعات کو چونکہ انجیل نے نہیں لیا۔ اور معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں نکاح کا دستور ہے یعنی لڑکا لڑکی پسند کر کے والدین باہمی رضامندی سے نکاح کر دیتے ہیں۔ ویسے طور پر مریم کے نکاح کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس "طور" کو بالکل "دروغ اور بناوٹ" بیان فرمایا ہے۔ نہ کہ "ناطہ" کو۔

متی کی انجیل میں یہ الفاظ ہیں "اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی۔ کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی۔ تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی" (متی ۱ باب ۱۸ تا ۲۵)

یہاں بھی ہیکل کے واقعات کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔ اور معمولی طور پر جیسا کہ دنیا جہان میں دستور ہے۔ یوسف سے ناطہ ہونے کا ذکر ہے۔ لہذا یہ طور بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔ ناطہ دروغ اور بناوٹ نہیں۔ ناطہ ضرور ہوا ہے۔ مگر اس طور سے نہیں ہوا۔ جو اناجیل میں مذکور ہے۔

لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر بالکل صحیح اور درست ہے۔ مگر آپ نے اپنی یہودیانہ تحریف کا نمونہ دنیا جہان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے خوب دکھایا ہے (اوّل) تو سیاق و سباق کو بالکل کاٹ دیا ہے (دوسرے) فقرہ مذکورہ میں سے "اور اس کے مقابل پر" کے الفاظ بھی اڑا دیئے ہیں۔ (تیسرے) "یہ" کا لفظ "بیان" کے پہلے سے اٹھا کر "جو" کے پہلے رکھ دیا ہے۔ اور "بیان" کے لفظ کو "لکھا" کے لفظ سے تبدیل کر دیا ہے اور یوں لوگوں کو گمراہ کرنے کے واسطے اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے۔ کیوں میاں سائنس ماسٹر صاحب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق جوڑنے والوں کے یہی لچھن ہوا کرتے ہیں۔ کیا وہ آپ کی طرح بے خبروں کے رستے میں مکر و فریب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جال بچھایا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ ایسے ناہنجاروں سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ نے خدا کے پیارے کے ساتھ بغض وعداوت پیدا کر کے اپنے دین وایمان کو ضائع کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں ابلیسانہ چالوں کے ساتھ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۳۶۔ مرزا صاحب "علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے۔ کہ توفّی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہٖ ہو۔ ہمیشہ اس جگہ توفّی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱)

ابو عبیدہ:۔ افسوس کوئی صاحب علم قادیانی یا لاہوری نہیں پوچھتا۔ کہ حضرت جی یہ قاعدہ کہاں لکھا ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہے"

اظہر:۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ ہم میں آپ جیسا کوئی جہالت مجسم نہیں ہے۔ جو ایسی ناشائستہ حرکت کرے۔ جیسی کہ آپ ہم سے امید رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں صاف نظر آرہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم نحو فرمایا ہے نہ کہ کتب نحو۔ اور ہم یہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ علم اور چیز ہے۔ اور کتب اور چیز۔ علم وسیع ہے۔ اور کتب محدود۔ آپ نے اپنی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے علم کا نام کتاب سمجھ لیا ہے۔ سو آپ اپنی جہالت کی وجہ سے اگر ایسی جاہلانہ حرکت کریں تو معذور ہیں۔ مگر ہماری شان کے یہ شایان نہیں ہے۔ کہ جان بوجھ کر جاہل بنیں۔ آپ جیسوں کی نسبت ہی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ ام یقولون افتریٰہ قل فأتوا بسورۃ مثلہ وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین ہ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یأتہم تاویلہ کذالک کذب الذین من قبلہم۔ فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ہ پ ۱۱ کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کو خود بنا لیا ہے۔ ان سے کہہ کہ اچھا اس جیسی ایک سورۃ تو لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جن کو بلا سکو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ جس بات پر ان کا علم محیط نہ ہو سکا۔ اس کو انہوں نے جھٹلایا۔ حالانکہ ابھی اس کی حقیقت ان تک نہیں پہنچی۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگ جھٹلاتے رہے۔ پس نظر کر کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔

میاں نظام الدین صاحب! یہی نظارہ آپ میں ہم کو نظر آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اصل پیش کیا ہے۔ اور آپ اس کو سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس کی طرف سے آپ لوگوں کے سامنے ویسی ہی تحدّی کی گئی ہے۔ جیسی قرآن شریف نے منکروں کے سامنے تحدّی کی ہے۔ چنانچہ آپ کے جھوٹ ۳۶ کے جواب میں وہ تحدّی آپ کے پیش بھی کی گئی ہے۔ یہاں دوبارہ پیش کی جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ علم نحو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیا منشا ہے۔ اگر آپ میں یا آپ کے ہم نواؤں میں سے کسی میں سکت ہے تو اٹھیں اور اس تحدّی کو توڑیں۔ ورنہ بے علم محض اور جاہل مطلق ہونے کی صورت میں آپ کا سفید یا سیاہ جھوٹ نام رکھنا فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین کے وعید کے نیچے لے آئے گا۔

ملاحظہ ہو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۹۱۸ و ۹۱۹:۔

"اگر کوئی شخص قرآن شریف سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوالروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہو۔ تو میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپے نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کی کمالاتِ حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کروں گا"

یہ ہے علم نحو کی تشریح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائی ہے۔ کیوں میاں ابو عبیدہ صاحب آپ نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہاں کہاں یہ قاعدہ لکھا ہوا دکھایا ہے۔ ایسا مفصل بیان آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ آپ اسے دیکھتے ہی اگلے جہان کو چل بسیں۔ مگر یہ قاعدہ لکھا ہوا۔ ختم ہونے میں آئے

۲ جہالت کی وجہ سے علم نحو صرف اسی کو سمجھتے ہیں۔ جو لمی نحو کے قواعد لکھنے والے نے ایک کتاب کی شکل میں شائع کر دیا ہو۔ اور بس حالانکہ وہ بیچارہ محدود العلم اور محدود القویٰ اور محدود الذرائع تمام قواعد نحو کا احاطہ کیسے کر سکتا ہے۔ یہ قاعدہ آپ کے علم نحو کے استعمال کرنے والوں یعنی اہل زبان کی کتب میں جا بجا استعمال کیا ہوا نظر آئیگا۔ (باقی دارد)

بار بار اطلاع

اس سے پہلے پرچہ میں یہ اطلاع دی جاتی رہی ہے۔ کہ جن خریداران کے ذمہ سالگذشتہ کا بقایا ہے۔ جن کو ہر ایک کے نام لکھکر معہ رقم بقایا دسمبر ۳۳ء کے پرچہ میں شائع کر دیا تھا۔ ان میں سے جن دوستوں نے اپنا بقایا ادا کر دیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس قدر گذارش ہے۔ کہ یہ چندہ ان سے بقایا دسمبر ۳۳ء تک کا وصول کیا گیا ہے۔ سال رواں کا چندہ سالانہ یا ششماہی اُن سے نہیں لیا گیا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس خیال میں رہیں۔ کہ ہم نے تو جنوری یا فروری ۳۴ء میں چندہ دیدیا تھا۔ اور اب کیوں ہم کو وی پی کیا گیا ہے۔ ان کے نام وی پی اس سال کے چندہ کا ہوگا۔ جو ان سے واجب الوصول ہے۔ اگر کسی دوست کو اس وقت سال رواں کا چندہ ادا کرنا دشوار ہو تو وہ دفتر فاروق کو اطلاع دیدیں۔ کہ سال رواں کا چندہ کس وقت اُن سے بذریعہ وی پی ششماہی یا سالانہ وصول کیا جائے۔ ورنہ ان کے نام اس سال کے سالانہ یا ششماہی چندہ کا وی پی شروع مارچ میں کر دیا جائیگا۔

(بحکم ناظر صاحب دفتر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادرشاہ والی پیشگوئی پر
ثناء اللہ کی یاوہ گوئی

الفضل کے اس اظہار پر کہ اس موقعہ پر ثناء اللہ جیسا ہرجائی اور ہر دیگی چمچہ بھی خاموش ہے۔ آج قریباً چار ماہ کی طویل مغلوبانہ خاموشی کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب جبراً و قہراً خامہ فرسائی کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ مگر سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ثناء اللہ کے حق میں اس پیشگوئی پر نہ بولنا ہی مصلحت وقت اور بہتر تھا۔ تاکہ ؎

عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کا مصداق رہتا۔ کیونکہ اس پیشگوئی پر اپنے برادر اور خواجہ نقاش کی طرح محض منہ ہی چڑانے پر اکتفا کیا ہے۔ کس بھولے پن سے ثناء اللہ لکھتا ہے کہ:۔

"آہ نادرشاہ کہاں گیا۔ اس عنوان سے ایک مہمل الہام مرزا صاحب کا شائع ہوا تھا۔ جس کو امیر نادرخاں مرحوم کی شہادت کے موقعہ پر نکال کر مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیا گیا۔ امتِ مرزائیہ کے دونو اخباروں نے اس پر خوب خوب حاشیئے چڑھائے "اہلحدیث" آج تک خاموش رہا۔ اس لئے کہ دوسرے ضروری مضامین پر توجہ رہی۔ دوم اس پیشگوئی کو ہم نے ایسا مہمل سمجھا۔ کہ کوئی عقلمند اس پر توجہ ہی نہ کریگا" (اہلحدیث ۲۳ فروری ۳۴ء)

امرتسری عقلمند کس قدر سادہ لوح واقع ہوا ہے کہ محض اس مہمل الہام کے خوف سے نادرشاہ کو "امیر نادرخاں" کر کے لکھتا ہے۔ جس کو دنیا کے تمام بڑے آدمی اور اراکین کابل وغیرہ سب کے سب یکزبان ہو کر "نادرشاہ" کر کے ذکر کریں۔ مگر امرتسری سادہ لوح عقلمند اس متفقہ اجماع کے بالکل خلاف نادرخاں لکھے۔ پس انصاف پسند عقلمندوں کے لئے تو امرتسری عقلمند کی اس عیاری میں ہی یہ راز مضمر ہے۔ کہ یہ پیشگوئی ایسی زبردست۔ واضح اور صاف اور بین ہے۔ کہ ثناء اللہ جیسے بڑبولے کا بھی چار ماہ تک اس پیشگوئی پر قافیہ تنگ رہا۔ اور اب بولا بھی۔ تو یہ کہ یہ الہام مہمل ہے۔ گویا مخمور کھٹے۔

اس امرتسری باطل پرستار کو معلوم نہیں۔ کہ آنکھوں والی دنیا میں اس کے یہ عذرات لنگ اس کو کسی طرح بھی حق پرستار نہیں ٹھیرا سکتے۔ دنیا جانتی ہے کہ جب تم معمولی سے معمولی ناقابل ذکر و التفات امور پر اپنے اخبار کے کالموں کے کالم ناحق سیاہ کرنے کے عادی ہو۔ کیونکہ اس سے تمہارے اخبار کی روشنائی خوب خوب چمکتی ہے۔ تو ایسے اہم امر کے لئے جس پر اُمتِ مرزائیہ کے دونوں اخبار چار ماہ تک خوب خوب حاشیئے چڑھا رہے ہوں۔ ٹریکٹ شائع کر رہے ہوں۔ امرتسری مہلت یافتہ بزرگ اپنی ازلی و ابدی ڈیوٹی لا یغوبنھم ولا یضلنھم سے غافل رہتا۔ اور مجرمانہ خاموشی اختیار کرتا۔ بھلا ایسے اہم امر کے مقابلہ میں تبلادو تو سہی۔ کہ اپنے اس چار ماہی اخبار کی روسیاہی میں کون سے اہم مسائل اور ضروری مضامین پر خامہ فرسائی کی۔ اور کون سا بڑا تیر مارا۔ یہی فرسودہ اور بے ہودہ پرانے در پرانے پراگندہ خیالات کا بار بار اعادہ کر کے اپنے دل و دماغ اور اوقات کو ضائع کیا۔ اور اپنے چشم بد ناظرین کی آنکھوں میں دھول جھونکا۔ کس قدر پر لطف عذر نامعقول ہے۔ کہ ایک طرف ہر دو جماعتوں کے خوب خوب حاشیوں کا ذکر کر کے دوسری طرف اپنی خوب خوب خاموشی کی خوب خوب بڑی وجہ یہ قرار دیتا ہے۔ کہ دوسرے ضروری مضامین پر توجہ رہی۔ واہ ری خاموش بلی خوب کہی۔ مگر واقعی عقلمند تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ؎

اس خموشی سے بھی سو باتیں نکلتی ہیں صنم
عین گویائی ہے چپ رہنا تیری تصویر کا

پس اے ناظرین! اندازہ لگالیں۔ کہ ثناء اللہ کا اپنی طویل خموشی پر ایسے نامعقول عذرات پیش کرنا ہی ؎ ثابت میکند الزام را

کا مصداق ہے۔ اور آگے نتیجہ نکال لیں۔ کہ اس پیشگوئی کی تردید میں وہ کیا لکھ سکا ہوگا۔ قریباً چھ کالم اپنے اخبار کے وہ سیہ کر گیا ہے۔ میں نے اس مضمون کے لفظ لفظ اور سطر سطر کو مخلی بالطبع ہو کر پڑھا۔ مگر خدا کی قسم مجھے کہیں بھی اس کی طرف سے اس پیشگوئی کی تردید میں کوئی لفظ نہ ملا۔ سوائے منہ چڑانے اور بڑ بڑانے اور حسب عادت زمانہ طعن و تشنیع کے کہیں تو کرم آبادی نقاش کی قے خوری کرتے ہوئے رونا رویا۔ کہ:۔

"اسی لئے بغداد کے سقوط پر جس وقت دنیا کے کل مسلمان رو رہے تھے .... قادیان سے بڑی مسرت کا مضمون نکلا"

اور کہیں یہ لکھدیا۔ کہ:۔

"مرزا صاحب نے جو الفاظ یسوع مسیح کی مجمل پیشگوئیوں کے حق میں لکھے ہیں۔ وہ قابل غور ہیں"

اور آگے جا کر لاجواب اور عاجز اور درماندہ اور مغلوب الغضب انسان کی طرح خائف بدہن یوں لکھدیا۔ کہ:۔

"اس درماندہ انسان (ذیابیطس اور ہسٹیریا اور مرانق کے دماغی بیمار مرزا) کی پیشگوئیاں کیا معنے"

اور کہیں اپنے کسی لڑکپن کے واقعہ کو جو پنجاب کے کسی مکار واعظ سے تعلق رکھتا ہے بیان کر کے عبدالوہاب نجدی کی لڑکی کے ناجائز حمل کا ذکر کر کے تشنیع الفاحشہ کا مرتکب ہوا ہے۔ غرضیکہ اس کی ان بے سروپا اور مضطربانہ حرکات مذبوحی سے اندازہ لگالیں ؎ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھلا اس چڑچڑے اور بک بک کی بجائے اگر وہ کوئی معقولیت کی راہ اختیار کر کے اس پیشگوئی کی تردید میں کوئی مدلل انہ اور شریفانہ راہ اختیار کرتا۔ تو کیا اس کی پرانی شرافت و صحافت میں کوئی فرق آجاتا۔ یا اخبار کی اشاعت میں کوئی کمی آجاتی۔ مولوی عبدالوہاب نجدی کی لڑکی کے ناجائز حمل کے ذکر کرنے کا نادر شاہ کی پیشگوئی سے کیا تعلق تھا یا کسی مکارو اعظ سے اپنے لڑکپن کے واقعہ کا اعادہ کرنے کا کون سا زریں موقعہ تھا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ثناء اللہ کی انہی لکیلا یعلم بعد علم شیئاً کی غیر طبعی حرکات کی بدولت دہابیوں نے اس کو ہمیشہ کے لئے سرداری سے موقوف کر رکھا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ باوجود ثناء اللہ کی اتنی ناک رگڑنے اور باوجود اخبار اہلحدیث میں اپنے بھائی کے ثنا خوانوں کے نام پر بار بار مداحانہ مضامین شائع کرنے اور اپنے نام کے آگے پیچھے مکرم و معظم سردار اہلحدیث فاتح قادیان ابوالوفا ایدہ اللہ بنصرہ وغیرہ (اہلحدیث ۲۳ فروری ۳۴ھ ص۵) درج کرنے کے اہل وہاب نے اس کو منہ نہیں لگایا۔ بلکہ الٹا فیصلہ مکہ کے ذریعہ ملحد۔ کافر۔ دجال وغیرہ جیسے القابات سے ملقب کر کے زمینی اور آسمانی مطرود و مخذول ٹھیرایا۔

بیچارے یہودی ایک آدھ حرکت تحریف پر ابد تک کے لئے عضب کے مارے بن گئے۔ مگر جو شخص اس ارذل اور کمینہ ترین حرکت کا نہ صرف کئی مرتبہ مرتکب ہو چکا ہو۔ بلکہ ہمیشہ اشربوا التحریف فی قلوبہ کا مصداق ہو کر عادی مجرم بن چکا ہو۔ خدا جانے اس کا کیا حشر ہوگا۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اگر اب بھی مولوی ثناء اللہ اس عادت بد سے باز آجائے۔ تو عجب نہیں۔ کہ کم از کم اس کو فرعونی ایمان تو نصیب ہو ہی جائیگا۔ مگر بظاہر ؎

این خیال است و محال است

چنانچہ مثال کے طور پر اسی مضمون میں ہی دیکھ لو۔ کہ اس پیشگوئی عظیمہ پر جو مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا شائع ہوا تھا۔ اس میں حضرت ایدہ اللہ نے نہایت لطیف اور مدلل پیرایہ میں بچہ سقہ کو جنگ بدر کے کنکروں کی تشبیہ دیتے ہوئے لکھا۔ کہ :۔

"غرض یہ امر ثابت ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مکہ والوں کی طرح کا سا سلوک کرنے والی حکومت صرف افغانستان ہی کی حکومت تھی۔ اور ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الفاظ قرآنی میں بددعا بھی کی تھی۔ پس مذکورہ بالا الہام وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اسی حکومت کی نسبت ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ اس الہام میں اسلامی لشکر کا ذکر نہیں۔ بلکہ صرف کنکر پھینکنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افغانستان پر یہ تباہی کسی احمدی لشکر کے ذریعہ سے نہیں آئیگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ کام ایسے لوگوں سے لے گا۔ جو کنکروں کی طرح ہوں گے۔ یعنی ان کی ذات میں کوئی خوبی نہ ہوگی بلکہ وہ صرف خدا تعالیٰ کا نشان پورا کرنے کے لئے ایک آلہ بنائے جائیں گے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ حقیر کنکر ہونگے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے جنگ بدر جیسا نشان دکھائیگا"

مگر افسوس صد افسوس یہودیت نے جس عادت مذکرہ الصدر عبارت کو عمداً چھوڑ کر اگلی ایک غیر مربوط عبارت یہ نقل کر دی۔ کہ :۔

"خدا نے مسیح موعود کو اطلاع دے رکھی تھی۔ اس کے مطابق بچہ سقہ کو ایک جماعت کے ساتھ جو تعداد میں اصحاب بدر کے مطابق تھی۔ یعنی کل تین سو سپاہی تھے۔ امان اللہ خاں کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر دیا۔ اور پھر دوبارہ بدر کی جنگ کا نظارہ دنیا نے دیکھا۔ یعنی تین سو ناتجربہ کار اور بے سامان سپاہیوں نے ایک حکومت کا جو قلعوں میں محفوظ تھی۔ تختہ الٹ دیا"

اس واقعہ مسکوتی کے مصداق حوالے پر اپنے نادیدہ ناظرین کو یوں بدمست کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ :۔

"یہ مسلمانوں کے لئے کس قدر دل شکن تحریر ہے۔ آہ! کس قدر خود غرضی پر مبنی اور جاہلانہ تقریر ہے۔ کہ کہ ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو اصحاب بدر (رضی اللہ عنہم وارضاہم) سے تشبیہ دی جاوے۔ اور ان کے ظالمانہ غلبہ کو فتح نبوی کے ساتھ مشابہت دی جائے"

اگر ثناء اللہ کو تمام عبارت کے اس طرح یکجائی طور پر نقل کرنے کی توفیق نہ تھی۔ تو اپنے رنگ کی کتر بیونت کر کے بھی اس کو درج کر دیتا۔ تو پھر بھی اس کو اس یہودیانہ اشتعال انگیزی کی گنجائش نہ مل سکتی۔ کیونکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح ان ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو ذلیل حقیر کنکر اور ذاتی خوبی سے بالکل کورے قرار دے رہے ہیں۔ اور صریح طور پر لکھ رہے ہیں۔ کہ "اس الہام میں اسلامی لشکر کا ذکر نہیں" صرف ایک آلہ کار کے طور پر بچہ سقہ وغیرہ کو پیش کیا ہے۔ تو پھر امرتسری کی اس مغالطہ خوراکی کے کوڑیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ کہ ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو اصحاب بدر سے تشبیہ دی جاوے" اس طرح اگر ثناء اللہ کی طرح دور کی کوڑیاں لانی شروع کر دیں۔ تو پھر ثناء اللہ کے مندرجہ ذیل حوالہ سے بدرجہ اولیٰ خلفائے کرام کی صریح توہین نکلتی ہے۔ جیسا کہ اس نے نادر شاہ کے قتل کے موقعہ پر لکھا۔ کہ :۔

"اسلام کی تاریخ میں یہ قتل (نادر شاہ کا) اپنی نوعیت میں پہلا نہیں۔ بلکہ سب سے پہلے فاروق اعظم خلیفہ دوم قتل ہوئے تھے۔ اس کے بعد خلیفہ سوم اس کے بعد خلیفہ چہارم" (اہلحدیث ۱۷ نومبر ۳۳ھ ص۱۵)

اب بتایئے کہاں خلفائے کرام رضی اللہ عنہم و ارضاہم اور کہاں ایک دنیاوی اور سیاسی بادشاہ نادر شاہ۔ اب یہ کس قدر ظلم عظیم ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جیسی مقدس ہستیوں کی قطار میں ایک ادنیٰ ترین دنیاوی بادشاہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھڑا کیا جاوے۔ کس قدر خطرناک طور پر یہ خلفاء کی توہین ہے۔ اب اس یہودی خشک وہابی سے پوچھو۔ کہ کیا تم اسی برتے پر حضرت خلیفۃ المسیح کے پُر حکمت اور شائستہ اور عالمانہ کلام کو خود غرضی پر مبنی اور جاہلانہ تقریر کہتے ہو۔ ایمان سے کہو۔ کہ خلفائے اولیٰ کی صف میں نادر شاہ کو کھڑا کر نا خلفائے کرام کی توہین نہیں ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اب اس کے مقابل ہمارے مضمون میں تو بچہ سقہ وغیرہ کو حقیر کنکر اور ذاتی خوبی سے خالی قرار دیا گیا۔ بلکہ نہایت واضح اور کھلے الفاظ میں لکھا گیا۔ کہ "اس الہام میں اسلامی لشکر کا ذکر نہیں" پس ان الفاظ کی موجودگی میں بالکل کور دکر اور عقل و بصارت سے بالکل کورا انسان بھی تمہاری طرح یہ نتیجہ نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ "ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو اصحاب بدر سے تشبیہ دی گئی" کس قدر جھوٹ اور بہتان طرازی ہے ؎

دیکھیا مولانا شیر پنجاب! مولوی اس طرح ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر تم تو اس قدر کثرت سے پردہ دری کا تختہ مشق ہو چکے ہو۔ کہ اب ہر چہ خواہی کن کے درجہ کے واردث بن گئے ہو۔ ورنہ اگر ذرہ بھی شرم اور حیا ہے۔ تو ذرا متذکرۃ الصدر توہین خلفاء کا جواب تو شائع کرو۔ ہم نے تو اپنا ڈیفنس تمہارے سر پر چڑھ کر کر دیا ہے۔ مگر تم انشاء اللہ قیامت تک اس صفائی اور دیانت اور پاک باطنی سے جواب نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات لاجواب اس پیشگوئی کے متعلق یہ لکھی ہے۔ کہ "آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟ اردو فقرہ ہے۔ جو اہل کابل کا نہیں ہو سکتا" یہاں پر ثناء اللہ کی ایک اور بیہودیانہ تحریف کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مضمون میں سے ایک حوالہ نقل کیا۔ کہ :-

"بادشاہ بننے کے بعد ایک آفت ناگہانی کے ذریعہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ حتیٰ کہ سب ملک چلا اٹھا۔ کہ آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟"

حالانکہ اصل الفاظ یوں ہیں :-

"بادشاہ بننے کے بعد ایک آفت ناگہانی کے ... ذریعہ سے اس کی موت واقعہ ہو گئی۔ حتیٰ کہ سب ملک چلا اٹھیگا۔ کہ آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟"

اب ناظرین با انصاف سے انصاف چاہتا ہوں کہ خدارا آپ بتائیں۔ کہ جو شخص معمولی سے معمولی حوالوں کے نقل کرنے میں اس قدر عیارانہ بد دیانتی اور مجرمانہ بے احتیاطی سے کام لینے کا عادی ہو۔ اس کا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ سوسائٹی اور مجلس میں بھی اعتبار و اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً مذہبی میدان میں جو ایک مذہبی لیکچرار اور مناظر اور مولوی فاضل مفسر قرآن مدرس قرآن ہونے کا مدعی ہو۔ اور خیر سے کسی زمانہ ماضی میں امیر الصادقین بھی کہلا چکا ہو۔ ایسے آدمی کا تو ذرہ برابر بھی اعتبار کرنا گویا دیدہ دانستہ ازلی جہلت یافتہ کی ولایت میں آنا ہے ؎

پس اس حوالہ میں تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سب ملک کی زبان حال کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ورنہ اس طرح تم اگر محاوروں پر اعتراض کرنے لگو گے تو پھر عیسائیوں کے ان بے شمار اعتراضات کا تم کیا جواب دو گے۔ جو قرآن کے کئی ایک محاوروں پر نادانستگی سے کر کے اپنے علم کا پردہ چاک کیا ہے مثال کے طور پر ظهر الفساد فی البر و البحر کی تفسیر تفسیر ثنائی میں کھول کر پڑھو۔ اور پھر شرماؤ۔ اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتها کی تشریح پڑھو۔ پھر آیت قرآنی یومئذ تحدث اخبارها کی رُو سے زمین کی زبان ثابت کرو۔ پھر قال الانسان مالها میں مالها کے متعلق عجمی لوگوں کو جواب دو۔ کیونکہ مالها سوائے عربی لوگوں کے اور کوئی بھی نہیں کہے گا۔ اسی قسم کی ہزاروں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ جو مفسر قرآن کی قرآن دانی کی قلعی کھولنے کو کافی ہیں۔

اس قسم کے لایعنی اور فضول بے سر و پا کتر و بیونت بھرے شیخ چلی والے استدلالات میں ایک یہ لکھا ہے۔ کہ :-

"یہی مشورہ مرزا صاحب کے الہام کنندہ نے ان کو دیا ہوا ہے۔ کہ جو بات کرو۔ ایسی کیا کرو۔ کہ حسب موقع اس کے کئی معانی لگائے جا سکیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کا الہام (آہ نادر شاہ) اسی مشورے کے ماتحت ہر ایک پہلو پر چسپاں کیا جا سکتا ہے"

حالانکہ در پردہ یہ اعتراض قرآن کریم پر کمینہ حملہ ہے۔ کیونکہ یہ سب کو مسلم ہے۔ کہ قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔ پھر انہی بطنوں کے ماتحت تفسیر ثنائی میں ایک آیت کے کئی کئی مطالب بیان کئے ہیں۔ اسی طرح احادیث میں یہ اہلحدیث مولوی خوب جانتا ہے کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت والی بیوی اور کھجور کے تنے سے مراد عکرمہ و کسریٰ کی کنجیوں کے حاصل کرنے سے مراد حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ایران وغیرہ مراد ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال سے مراد ابن صیاد کو لیا۔ حالانکہ دجال آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں آنا فرمایا تھا۔ مگر آپ بڑے وثوق اور کامل یقین سے ابن صیاد کو دجال قرار دیتے رہے۔ ثناء اللہ خواہ اپنی فطرت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن صیاد کو دجال قرار دینے پر اعتراض کرے مگر ہمارا کامل ایمان ہے۔ کہ آنحضرتؐ ابن صیاد کو دجال معہود قرار دینے میں بالکل سچے تھے۔ اپنی صفات اور افعال کی رُو سے ابن صیاد واقعی دجال ہو گا۔ پس ثناء اللہ کو کان کھول کر سُن لینا چاہیے کہ جس الہام کنندہ نے حضرت مرزا صاحب کو اپنے کلام اور الہام میں یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ جو بات کرو ایسی کیا کرو۔ کہ حسب موقعہ اس کے کئی معنی نکالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جا سکیں۔ وہی الہام کنندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو سال قبل یہی مشورہ دے چکا ہے۔ کہ آیات قرآنی میں کئی بطن ہیں۔ الفاظ کچھ ہیں۔ ان کے مفہوم نتائج اور معانی بالکل اور ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ الزلزال کو ہی دیکھ لو۔ اس سورۃ کو اہلحدیث ۱۵ فروری ۳۲ء میں پیش کر کے زلزلہ بہار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر تم کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ تیرہ سو سال پیشتر کی سورۃ زلزال کو زلزلہ بہار پر چسپاں کرو۔ تو کیا ہم کو حق حاصل نہیں۔ کہ ہم آج کے الہام کو حال کے واقعات پر جن کی تشریح اور تفصیل بھی اشارۃً اور صراحتہً بتائی گئی ہے۔ چسپاں کر کے زندہ خدا کی ہستی منوادیں۔

ثناء اللہ لکھتا ہے۔ کہ "یہ مہمل الہام ہے" اگر اس قدر وضاحت والا الہام بھی مہمل کہلاتا ہے۔ تو پھر سورۃ روم میں فی بضع سنین کے متعلق کیا جواب ہے۔ بضع کے اندازے نو سال اور چھ سال وغیرہ کیوں تجویز کئے گئے۔ کیوں نہ صاف طور پر دن یا مہینہ یا سال ہی معین کر دیا گیا۔ پس دراصل یہ قصور محض الہامی کلام کے نہ سمجھنے کا ہے۔ ہر علم کے سمجھنے کا معیار جداگانہ ہے۔ اگر ثناء اللہ قرآنی معیار کے ماتحت حضرت مرزا صاحب کے الہام اور پیشگوئیوں کو پرکھنے پر آمادہ ہو۔ تو پھر اس کا ایک بھی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ یا پھر قرآن کو چھوڑ کر برائے نام اہلحدیث ہی کہلانا پڑیگا۔

میں کہتا ہوں۔ کہ اس امرت سری بڑا خفش سے تو اس کا برادر زود خفاش کریم آبادی ہی اچھا رہا کہ جن دنوں میں ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" تو ظفر علی نقاش .. کی ڈاڑھی ہل تک ہلا۔ اور جھٹ اخبار وطن میں اس الہام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھ دیا:۔

"ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ نادر شاہ سے مراد ہر لیے آدمی سے ہو سکتی ہے۔ جو پنجاب کے مغربی سرحد کے پار کا رہنے والا ہو۔ اور اس کے مرنے پر بہ طور تاسف یہ الہام دہرایا جا سکتا ہے۔ کہ آہ نادر شاہ کہاں گیا"

(وطن مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ کالم ۳)

مگر چونکہ وہ مولوی فاضل نہیں تھا۔ اس لئے اس کو اس وقت یہ دور کی نہ سوجھی۔ کہ یہ الہام تو اردو میں ہے۔ اور کابل یا سرحد کی زبان فارسی یا پشتو ہے۔ مگر خدائے علیم نے اس وقت ایک معاند اور مغلوب الغضب دشمن حق کی دل و زبان پر حق جاری کر کے اس پر اتمام حجت کر دی۔ کہ واقعی نادر شاہ سرحد پار ہی قتل کیا جاویگا۔

امید ہے۔ کہ امرت سری بے لگام کے ناطقہ بند کرنے کے لئے سردست اسی قدر کافی ہوگا۔

(فخر الدین ملتانی)

نانائے پیغام کی عقربانہ نقش زنی

زلزلہ بہار کا روح فرسا واقعہ ایسا نہیں۔ کہ جس پر کسی سنگدل سے سنگدل دہریہ اور لامذہب انسان کا دل بھی نہ پسیجا ہو۔ ناظرین کو علم ہے۔ کہ زلزلہ زدگان کی اعانت اور ہمدردی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اہل پیغام جیسے بانی جمع خرچ کرنے والوں سے بہت پہلے عملی قدم اٹھایا ہے۔ نہ صرف روپیہ پیسہ کی امداد بلکہ اپنے نمائندے وہاں کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اور خاص طور پر قادیان اور دیگر تمام جماعتوں میں نہایت باقاعدگی سے چندہ جمع کیا گیا۔ اور کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس وقت تک ہمارے چندہ کی میزان اہل پیغام بلکہ اہل لاہور غیر احمدیوں سے بھی زیادہ ہے ؛

مگر اب ذرا ان دو رنگی میں رنگے ہوئے اہل پیغام کی مکروہ رنگا میزی ملاحظہ فرمائیے۔ ۱۱ فروری کے پیغام نافرجام میں نانائے پیغام یعنی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے زلزلہ کے متعلق ایک مقالہ کا منہ کالا کرتے ہوئے زیر عنوان "منشی ظفر علی خاں اور زمیندار کا افترا" لکھا۔ کہ "یہی آج منشی ظفر علی خاں اور ان کے عملہ زمیندار اخبار اور دیگر مخالفین کا حال ہے جب حضرت مسیح موعود کی انذاری پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ تو تکذیب و انکار کی گنجائش نہ پا کر لوگوں کے جذبات کو یوں بھڑکاتے ہیں کہ زلزلوں اور وباؤں سے جو مصائب مخلوق پر ٹوٹتی ہیں۔ ان سے یہ مرزائی لوگ خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا افترا ہے۔ جس سے بڑھ کر افترا ممکن نہیں"

ناظرین کرام! اب یہ ایک ایسا کھلا کھلا افترا ہے کہ آج کا نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی معاندین سلسلہ کی طرف سے گھڑتا چلا آرہا ہے۔ مسیح موعود ہی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانوں سے آرہا ہے۔ اب اس کھلے کھلے افترا کی تردید کی پہلی منزل پر نانائے پیغام خود افترا پردازی پر اتر آئے۔ اور فحاش نقاش کے نقش قدم پر چلکر فنافی النقاش ہوتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"مجھے قادیانیوں محمودیوں کا تو پتہ نہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں۔ تو تعجب بھی نہیں۔ کیونکہ وہ بالعموم اپنے آپ کو خدا کا لاڈلا سمجھتے ہیں۔ ایبٹ آباد میں جب شیخ نور احمد مرحوم کے .... (یہ نقطے اصل مضمون میں ہیں۔) مکان کے ساتھ والے مکان میں آگ لگی۔ اور ان کا مکان بھی جلجانے کے قریب تھا تو تمام لوگ ان کا اسباب نکالنے میں لگے ہوئے تھے۔ .... لیکن محمودی کھڑے ہنس رہے تھے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) .... اسی طرح بغداد جب انگریزوں نے فتح کیا۔ اور ترکوں کو شکست ہوئی۔ تو سنا ہے (راوی وہی نقاش ہے) کہ قادیان میں خوشی سے چراغاں کیا گیا تھا۔ پس محمودیوں کی نسبت تو مجھے علم نہیں۔ کہ وہ خوشیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مناتے ہیں۔ یا کیا کرتے ہیں۔ لیکن اپنی جماعت یعنی لاہوری احمدیوں کی نسبت تو میں دعوی سے کہتا ہوں۔ کہ ہمارا دل تو مصائب میں گرفتار لوگوں کے لئے دکھتا ہے۔"

(میاں محمد! کوئی عملی ثبوت بھی دو۔ ملتانی)

ناظرین کرام! یہ ڈاکٹر صاحب موصوف وہ ہیں۔ جو اپنی ڈیوڑھی اینٹ کی مسجد میں درس قرآن میں ہر لحاظ سے یکتائے روزگار ہیں۔ یعنی بلحاظ فصاحت زبان کے اور بلحاظ صرف اور صرف تن واحد ہونے کے گویا صبح و مسا آپ کا شغل قرآن کریم کا درس تدریس ہے۔ مگر کس قدر افسوس اور شرم کا مقام ہے۔ ایسے بزرگ ترین محجبہ بلعینیت کے لئے۔ کہ قرآن کریم میں صریح طور پر لکھا پاتے ہیں۔ کہ "اذا جاءکم فاسق بنبا فتبینوا" کہ جب کوئی فاسق خبر لے کر آئے۔ تو اس کو یوں ہی اندھا دھند نہ مان لیا کرو۔ بلکہ اس کی چھان بین کر لیا کرو۔ مگر اہل پیغام کے واجب التعظیم نانا صاحب ہمارے مقابل میں آکر قرآن کے سب چھوٹے بڑے احکام کو وداع ظہور دھم کر دیتے ہیں۔ نہ صرف بغیر چھان بین کے ماننا بلکہ اس سے بھی بڑھکر کبیرہ یہ کہ اس فاسقانہ خبر کی آگے تشہیر کرتے ہیں۔ اگر یہی قرآن خوانی اور قرآن دانی ہے۔ تو ؎

کار طفلاں تمام خواہد شد

جب درس قرآن دینے والے کی قلبی و عملی کیفیت یہ ہو تو پھر ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

دوسرے بیچارے اہل پیغام کا کیا قصور ہے۔ ان میں تو جو ڈالا جائے گا۔ وہی اگلیں گے۔ یہ معتبر بے پر کی خبر چہ اعلان زمیندار اور پھر اہلحدیث وغیرہ میں افترا کر کے شائع کی گئی۔ جس کا کوئی ثبوت اور اتا پتا اب تک اصل مدعیان افتراء نہیں دے سکے اور اب اس معتبرانہ خبر سے نانائے پیغام اپنے مضمون کو مزین کرتے ہیں۔ کیا یہی تقوی ہے۔ جس کی آئے روز اہل پیغام ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ اور کیا اس افترا پردازی اور بہتان طرازی سے دشمنوں کا افترا رد ہو گیا۔ یا تشابہت قلوبہم کے ماتحت الجنسی یمیل الجنسی۔ درکان نمک رفت نمک شد بن گئے۔

پس اہل قادیان کی صداقت پر بہت بڑی دلیل ایک یہ بھی ہے۔ کہ حق کے ہر صنف کے مخالف خواہ وہ آریہ ہوں یا دہریہ۔ ہندو ہوں یا مسلمان سب کے سب یکزبان ہو کر یک آواز ہو کر اہل قادیان پر ایک صف میں کھڑے حملہ آور ہیں۔ اس لئے کیا ہی سچ فرما گئے فرمانے والے۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ اسی کے متعلق کسی عقلمند نے ایک کہانی یوں بیان کی ہے کہ ایک موقعہ پر کوا اور ہنس دونو اکٹھے بیٹھے تھے حالانکہ بظاہر کوئی جنسی مشابہت۔ مماثلت اور مناسبت نہ تھی۔ دیکھنے والا حیرت زدہ کھڑا تھا۔ کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ دونو اڑے تو حقیقت یوں کھل گئی۔ کہ دونو لنگڑے تھے۔ پس کفر کی لنگڑاہٹ اسی وقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جب حق کے مقابل کوئی موقعہ پیش آئے۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے

حق بات تو یہی ہے۔ کہ دورنگی کا رنگ بہت برا اور مکروہ ہے۔ اور کسی طرح بھی چھپائے نہیں چھپتی چنانچہ اسی مضمون کو "انذاری پیشگوئیوں" کی سرخی کے ماتحت شروع ہی اس طرح کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"دنیا میں جو نبی و رسول و مامور و مجدد آتا ہے اور وہ قبل از وقت امور غیبیہ میں سے کچھ بیان کرتا ہے"

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو قضا و قدر نے نبی و رسول کے الفاظ لکھنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ بات صاف تھی۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف مجدد ہی ہیں۔ تو نبی و رسول کی مثال دینی سراسر حماقت ہے۔ اور یہ لکھنا کہ "آتا ہے" خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ تیرہ سو برس سے نبی رسول آنے بند ہو گئے ہیں۔ اب تو صرف "مجدد آتا ہے" لکھنا چاہیئے نہ کہ نبی و رسول آتا ہے لکھکر معاملہ نبوت کو مشتبہ بنانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اس سے تو ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت نبی و رسول کے الفاظ استعمال کئے بغیر پیش ہونی ناممکن ہے ؛

کیونکہ ہر جنس کی مثال اس کی اپنی جنس سے دینی چاہیئے۔ مثلاً شیر کی مثال کوئی عقلمند ہاتھی سے نہیں دیا کرتا۔ بلکہ شیر سے ہی دیگا۔ بلکہ نبی و رسول کے متعلق عام سنت اللہ بیان کرنا صریح ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مصلحت وقت کے ماتحت جو رنگ بھی چاہا۔ اختیار کر لیا۔ کبھی ہنگینی اور کبھی خربوزہ کا رنگ۔ اس سے تو یہ ثابت ہوا۔ کہ حضرت مرزا صاحب میں کوئی ایسی خصوصیت ہے۔ جو مجددین سے ممتاز کر رہی ہے۔ اور جو بجز نبی اور رسول کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(باقی پھر)

(خاکسار فخر الدین ملتانی)

فاروق کے لئے توسیع اشاعت کی یاددہانی

احمدی ناظرین فاروق سے عموماً اور خریداران فاروق سے خصوصاً یہ درخواست بار بار کی گئی ہے۔ کہ فاروق سلسلہ احمدیہ کا خالص تبلیغی آرگن ہے۔ جس میں سیاسی یا دنیاوی معاملات پر کوئی گفتگو نہیں ہوتی۔ اس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسکی اشاعت میں ترقی کی کوشش کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کو جو فاروق کے متعلق جلسہ سالانہ پر بیس ہزار کے مجمع میں فرمایا سنکر اب تک اس کے ایک ہزار خریدار نہ پیدا کر دینے افسوسناک امر ہے۔ اس لئے میں ہر ایک دوست سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ نے اب تک فاروق کیلئے کوئی خریدار نہیں دیا۔ تو اب اپنا فرض ادا کریں۔ اور ہر ایک خریدار فاروق ایک ایک خریدار جدید ضرور عطا کرے (مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۴۰۴۵

منکہ سید سعید احمد بخاری ولد سید محمد حسین شاہ قوم سیّد احمدی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیدانوالی ڈاک خانہ کوٹلی امیر علی تحصیل وضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۳ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ اسّی ۸۰/- روپیہ ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۹/۳۳ ۱۲

گواہ شد:۔ محمد سعید بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کوہ مری ۹/۳۳ ۱۲

العبد:۔ سید سعید احمد بخاری بی۔ اے اکونٹنٹ منزل کوارٹرنگ کوہ مری ۹/۳۳ ۱۲

گواہ شد:۔ یوسنان خاں بقلم خود سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ کوہ مری ۹/۳۳ ۱۲

وصیت ۴۰۶۵

منکہ عبدالرحیم ولد شیخ میر محمد قوم گگے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن نوشہرہ ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۶/۱۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان پختہ واقع نوشہرہ گاؤں میں ہے۔ اور دس مرلہ زمین قادیان میں محلہ دارالبرکات میں ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر بالکل نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد تنخواہ مبلغ -/۱۳۶ روپیہ پر ہے۔ جس میں سے انکم ٹیکس اور بعد تخفیف کاٹ کر مبلغ -/۱۳۷/۱۲ روپیہ ملتے ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے مہا کر دیا جائے گا۔

گواہ شد:۔ محمد اصغر خاں نمبردار بقلم خود۔

العبد:۔ عبدالرحیم اور سیر ۶/۱۲/۳۳

گواہ شد:۔ محمد حیات خاں سب انسپکٹر پولیس پنشنر حافظ آباد۔

پتہ درست کرالو } خریداران کے نام اور پتہ کی چٹیں چھپوائی جارہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کا پتہ درست نہ ہو یا تبدیل کرانا ہو۔ تو بہت جلد اپنا صاف اور مفصّل پتہ لکھکر دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ تاکہ چھپوا لیا جاوے۔ (مینجر فاروق)

اسقاط حمل (اٹھرا)

اور ام الصبیان کا بہترین علاج

ان مستورات کو جن کو اکثر اسقاط ہوتا رہتا ہے۔ یا جن کے بچے ام الصبیان میں اکثر فوت ہو جاتے ہیں۔ اس دوا کے کھانے سے انشاء اللہ العزیز نہ تو اسقاط ہوگا۔ اور نہ بچہ مرض ام الصبیان میں مبتلا ہوگا۔ بلکہ خداوند پاک کے فضل وکرم سے زندہ اور تندرست لڑکے ہی پیدا ہوں گے۔

پہلے میری اہلیہ کو چند مرتبہ اسقاط ہونے کے بعد ایک لڑکا اچھا تندرست و توانا بنام عبدالرب مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۰۹ء کو پیدا ہو۔ جو مرض ام الصبیان میں چند مہینے بعد فوت ہو گیا۔

لہذا میں نے فوراً ہی حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی اوّل مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں تمام حالات لکھے۔ حضور نے فوراً دو نسخہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ ایام حمل میں ایک دوا صبح اور دوسری دوا شام کو کھلائی جائے۔ تا وقتیکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک صبح اور شام یہ دوا کھلاتے رہیں۔ حضور کے حکم کے مطابق دوائیں تیار کرلی گئیں۔ اور ایام حمل میں کھلانی شروع کی گئیں۔ خداوند پاک کے فضل وکرم سے ہر حمل میں لڑکا ہی پیدا ہوتا رہا۔ پہلے دوسرے تیسرے حمل میں برابر دوا کھلائی گئی۔ اور پھر کسی ایام حمل میں دوا نہیں کھلائی گئی۔ اور خداوند پاک کے فضل وکرم سے سب بچے زندہ موجودہ ہیں۔

(۱) مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو عبدالرحمن پیدا ہوا۔ جو میٹرک پاس ہے (۲) مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۱۴ء کو عبداللہ پیدا ہوا۔ جو مالیخ چشم ہے (۳) مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۱۶ء کو عبدالمنان پیدا ہوا۔ جو قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ (۴) مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۱۷ء کو عبدالقادر پیدا ہوا۔ یہ بھی قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا ہے (۵) مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۱۹ء کو عبدالستار پیدا ہوا۔ جو قادیان میں چوتھی پرائمری جماعت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتا ہے (۶) مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو عبدالرشید پیدا ہوا۔ جو قادیان میں دوسری جماعت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتا ہے۔

بعض احباب کی اس فرمائش سے کہ ان نسخوں کو طیار کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے۔ اس لئے یہ دوائیں تیار کی گئی ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ بذریعہ وی۔ پی ذیل کے پتہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت صبح اور شام کے کھانے کی دونوں دواؤں کی قیمت ۴ ماہ کیلئے ۳ روپیہ نو ماہ کیلئے ۵ روپیہ۔ ضروری نوٹ:۔ جو عورت پہلی دفعہ حاملہ ہو۔ اس کو نو ماہ کی دوا منگوانی چاہیئے۔ بعد کے حمل میں چھ ماہ کی دوا منگوانی کافی ہے۔ حکیم عبدالرحیم حکیم محمد یعقوب حکیم محمد اسحٰق

مطبوعہ دارالفضل منصور احمد اینڈ برادرز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۳۸۷۶

عبدالعزیز ولد میاں احمد الدین صاحب قوم راجپوت چوہان عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکنہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ دو مکانات واقعہ گوجرانوالہ جدی ہیں۔ اور ایک مکان ملحقہ ان مکانات کے رہن بانبضہ لیا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں گھر کے برتن کارآمدہ روزمرہ۔ میز۔ کرسی۔ صندوق وغیرہ کے ہیں۔ جن کی کل قیمت اندازۃً ۸۰۰/- روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت قریب پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو روپیہ وصیت کی مد میں حصہ جائداد میں داخل کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ جائداد مذکورہ بالا میں میرا نصف حصہ ہے۔ یکم فروری ۱۹۳۳ء فقط ؛

گواہ شد:۔ چوہدری دوست محمد خاں ایم۔اے بی۔ٹی گورنمنٹ ہائی سکول فاضلکا ۱/۲/۳۳

العبد:۔ عبدالعزیز ولد احمد الدین بقلم خود

گواہ شد:۔ حبیب احمد ولد چوہدری عبدالعزیز موصی کلرک آرسنل۔ فیروزپور ۲/۵/۳۳

گواہ شد:۔ چوہدری علی گوہر خاں احمدی اوّل مدرس مدرسہ معظم ضلع فیروزپور ۵/۲/۳۳

وصیت ۴۰۰۷

مسماۃ عظیم بی بی زوجہ میاں فضل الٰہی مرحوم گکے زئی افغان پیشہ زمیندارہ عمر پچپن سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن فیض اللہ چک ڈاک خانہ خاص تحصیل وضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۶/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت چھ صد روپیہ مالیت کی رجسٹر کا تیسرا حصہ مبلغ دو صد روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ اگر اس قدر روپیہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے ورثاء کے ذمہ اس کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کا تیسرا حصہ بھی ادا کرنا میرے ذمہ ہوگا۔

العبد:۔ عظیم بی بی مذکورہ موصیہ نشان انگوٹھہ موصیہ

گواہ شد:۔ محمود الحسن پسر موصیہ بقلم خود ؛

گواہ شد: حافظ نور محمد بقلم خود ؛

الراقم الحروف کریم اللہ بقلم خود ؛

وصیت ۴۰۰۲

منکہ شیخ کریم الدین عباسی ولد علی بخش قوم شیخ عباسی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ساکن سامانہ ڈاک خانہ خاص تحصیل بھوانی گڈھ ضلع سنام ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ ملکانہ مالیت ۳۰۰/- روپیہ کا ہے۔ اگر میرے مرنے پر علاوہ اس جائداد کے کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی نسبت بھی یہی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ میرے گذارہ کے لئے مجھے میرا بیٹا مبلغ ۵/- روپیہ ماہوار دیتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا فقط۔ والسلام ؛

العبد:۔ کریم الدین بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ فضل الرحمن احمدی امیر جماعت احمدیہ سامانہ

گواہ شد:۔ امین الدین عباسی بقلم خود پسر موصی سیکرٹری مبلغ انجمن احمدیہ سامانہ۔

وصیت ۴۰۶۷

مسماۃ برکت بی بی زوجہ چوہدری ودیا ہی قوم ارائیں عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ننگل باغباناں ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۳/۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور معہ مہر یکصد روپیہ (زیور -/۶۸ مہر -/۳۲)

گواہ شد:۔ محمد یعقوب کاتب پسر موصیہ از ننگل باغباناں

العبد:۔ برکت بی بی نشان انگوٹھہ موصیہ مذکور

گواہ شد:۔ مہر الدین بقلم خود

وصیت ۴۰۷۰

مسماۃ سیدہ رفعت بنت سید خصلت علی صاحب قوم سید عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمدن مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

گواہ شد:۔ سید عبدالجلیل احمدی بقلم خود ولد میر حامد شاہ صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم سید جعفری ۔ سید منزل سیالکوٹ شہر ۔

العبد :۔ رفعت بنت سید خصلت علی صاحب مرحوم

بیوہ سید محمد احمد صاحب مرحوم ولد جناب

سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ ۵/۱۱/۳۳

گواہ شد :۔ فیاض حیدر ولد سید نذیر حیدر قوم سید

مشہدی حیدر منزل سیالکوٹ شہر پنجاب

وصیت عـ ۴۰۶۹

منکہ غلام رسول ولد چراغ الدین قوم راجپوت جنجوعہ درزی عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۰ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳/۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرے پاس اس وقت صرف تین صد اکتیس روپیہ ۳۳۱/ روپیہ آٹھ آنہ بطور نقدی موجود ہیں ۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میں اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اور وفات کے بعد اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو جاوے تو اس کے دسواں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ جو رقم اس وقت بطور نقدی میرے پاس موجود ہے ۔ اس کا دسواں حصہ ۳۳/۳/ روپیہ تینتیس روپیہ تین آنہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیئے ہیں ۔

العبد :۔ غلام رسول موصی نشان انگوٹھہ ۔

گواہ شد :۔ اللہ بخش ولد میاں غلام رسول صاحب

سب پوسٹماسٹر کہوٹہ ۔ ضلع راولپنڈی ۱۳/۱/۳۳

گواہ شد :۔ محمد حسین ولد امیر علی ٹیلر ماسٹر کہوٹہ ضلع

راولپنڈی ۔ بقلم خود ۱۳/۱/۳۳

وصیت عـ ۴۰۷۰

مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ غلام محمد موصی قوم ساہی احمدی عمر اٹھتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کوٹ رحمت خاں ڈاک خانہ مومن تحصیل و ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو ۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں ۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :۔ حق مہر تین صد روپیہ صرف تینتیس روپیہ جو انشاء اللہ تعالیٰ یکمشت ادا کر دوں گی ۔

العبد :۔ فاطمہ بی بی بقلم خود

گواہ شد :۔ غلام محمد خاوند موصیہ بقلم خود ۱۴/۱/۳۳

گواہ شد :۔ محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا تنکانہ صاحب ۱۴/۱/۳۳

وصیت عـ ۴۰۶۸

منکہ شیخ محمد عبداللہ ولد منشی فتح الدین صاحب مرحوم قوم میرزا راجپوت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالامان قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت جائداد ایک مکان بحصہ جدی وغیر خود پیدا کردہ واقعہ قصبہ قادیان ہے اس میں میرے چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں ۔ جس کی کل قیمت تین ہزار روپیہ ہے ۔ اس میں میرا حصہ ۷۵۰/ روپیہ کا ہوتا ہے ۔ اس کا ۱/۱۰ پچیس روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ جو انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گا ۔ بصورت دیگر میرے متروکہ سے وصول کر لیا جائے ۔ اس کے علاوہ میری آمدن بھی ہے ۔ جو غیر معین ہے ۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ نازلیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اگر میرے مرنے کے بعد مذکورہ جائداد کے علاوہ کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی اس قدر حصہ کی مالک مذکورہ انجمن عالیہ ہوگی ۔ فقط

العبد :۔ محمد عبداللہ احمدی قادیانی بقلم خود

گواہ شد :۔ سید زین العابدین ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۴/۱/۳۳

گواہ شد :۔ علی محمد اجمیری مولوی فاضل کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ

وصیت عـ ۴۰۶۶

منکہ محمد ابراہیم ولد عمر الدین قوم کھوکھر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۲ء ساکن ڈگیل پور ڈاک خانہ خود پور تحصیل و ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵/۱۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۹۰ روپیہ ہے ۔ اس کا ۱/۸ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو ۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲۸/۱۲/۳۴

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ احمدی سیکرٹری بقلم خود

العبد :۔ محمد ابراہیم احمدی ریگل پور ڈاک خانہ خود پور

بقلم خود تحصیل و ضلع لاہور ۔

گواہ شد :۔ غلام فرید ولد نور محمد قوم بھٹی ساکن موضع پار ۔

تحصیل شاہدرہ حال پٹواری ۔

وصیت عـ ۴۰۷۲

مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ مستری محمد حسین قوم لوہار ذات کھوکھر پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوہیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ ۵/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری موجودہ جائداد حق مہر ۵۰۰/ روپیہ ۔ زیورات قیمتی ۳۰۰/ روپیہ جائداد خانگی ۲۰۰/ روپیہ ۔ جو ایک ہزار قیمت ہوتی ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ہو ۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں ۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ حصہ میں سے وضع کر دی جاویگی ۔ اگر میری زندگی میں اس سے زیادہ جائداد بڑھ جاوے ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔

العبد :۔ غلام فاطمہ موصیہ ساکن لوہیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد :۔ مستری محمد حسین خاوند موصیہ ساکن لوہیانوالہ

گواہ شد :۔ سید محمد حسین احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ